اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہین۔ درس قرآن شریف حسب معمول بعد عصر کے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ چند طالب علمون کو دوپہر کے قریب قرآن شریف کا درس دیتے ہین

حضرت امّ المومنین بمعہ اہل بیت بخیریت ہین۔ صاحبزادگان حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ میرزا بشیر احمد صاحب و میر محمد اسحٰق صاحب بہمراہی مولوی سرور شاہ صاحب تا حال بخیر و عافیت کشمیر مین ہین۔

اس ہفتہ برادر اکبر علی صاحب سابق سپروائزر اندرگرہ ڈاکٹر ظفر حسین صاحب کلکتہ بابو علی بخش صاحب امرتسر۔ حضرت خواجہ صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب و دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

معذرت ناظرین کو اطلاع ہو بسبب بعض وجوہات اگلا اخبار شائد وقت پر نکل نہ سکیگا احباب معاف فرماوین۔

دعا مدد۔ قاضی اکمل صاحب بیمار ہین۔ دفتر تک نہین آسکتے۔ احباب سے درخواست دعا ہے

والی ریاست رام پور کا ہم مذہب رسالہ شیعہ نام اپنے پرچہ مئے جولائی مین مناظرہ رام پور کے متعلق جو رائے ظاہر کرتا ہے وہ ناظرین کی دلچسپی کی خاطر درج ذیل کی جاتی ہے۔

دو معزز ملازمین ریاست کی باہمی چشمک کو کسو کرنیکی غرض سے ہز ہائینس عالیجناب نواب صاحب والی رام پور نے دونون کو اجازت دی تہی کہ اپنے اپنے عالمون کو بلا کر رام پور مین وہ مناظرہ کرالین بہمانون کے کہلنے رہنے کا سامان ہز ہائینس نے کر دیا تہا سنیون اور قادیانی جماعت کے علماء ایک جا ہوئے۔ لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا مسائل زیر بحث ختم نہ ہوسکے اور دونون قبل از اختتام رخصت ہوگئے تاہم مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث اپنی عادت کے مطابق شور کر رہے ہین کہ قادیانی فرقہ کو شکست ہوئی! معلوم نہین اڈیٹر اہلحدیث اس کذب صریح کو کس قاعدہ سے روا تصور فرما رہے ہین

- -

براہین احمدیہ صرف دو روپے مین

مکمّل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہین تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہین جو کہ مبلغ ۲؏ فی نسخہ کے حساب سے دئے جاتے ہین محصولڈاک بذمہ خریدار۔ مجلد کی قیمت ۲؏۸ر ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہین درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آنی چاہیئے یا کم از کم ۸ر کے ٹکٹ ورنہ وی پی نہ ہوگا۔ جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہین وہ مبلغ ۲؏ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماوین ان کیواسطے ایک نسخہ بطور امانت الگ رکھہ دیا جائیگا۔ اور کسی کے ہاتھ دستی بھیجدی جاویگی درخواستین جلد آنی چاہیئین

مینیجر اخبار بدر قادیان

- - - - - - - - مولویصاحب دینی مباحثہ کو مرغ بازی اور بٹیر بازی کے عنوان سے چلانا چاہتے ہین اور پھر اجر خیر کے مطالبہ کی جرأت کرتے ہین۔ !! ؎

جماعتے بہ تسخیر ابلہان پوشند ٭ کلاہ و خرقہ و عرعر زنند ہمچو حمار

(کتبہ محمد عزیز اختر)

(جدید پریس قادیان مین باہتمام مفتی محمد صادق مینجر یلم و مطبع میں چھپا)

فیروز پور مین دو لیکچر

انجمن احمدیہ فیروزپور نے جو سالانہ جلسہ کیا تہا اس کی رپورٹ کسی گذشتہ اخبار مین چھپ چکی ہے اور ناظرین پڑھ چکے ہین۔ اس مین اس امر کا ذکر کیا گیا تہا کہ فیروزپور مین بالخصوص حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے لیکچر کا اس قدر اثر ہوا ہے کہ شہر کے غیر احمدی با اثر رؤسا نے خواجہ صاحب سے درخواست کی تھی کہ وہ ان کے زیر انتظام ایک خاص جلسہ مین تشریف فرما ہو کر لیکچر دین چنانچہ خواجہ صاحب نے اس درخواست کو منظور فرمایا اور ۳۱ جولائی اور یکم اگست کو دو لیکچر ایک بڑے شاندار جلسہ مین دئے۔ جو بڑی کامیابی سے پورے ہوئے خواجہ صاحب موصوف جس سرگرمی کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت مین مصروف ہین اس کا اجر ان کو خدا دیگا۔ مگر وہ قوم کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہین۔ پہلے انہون نے کتاب کرشن اوتار تصنیف کر کے کئی ہزار تقسیم کی اور ہندو پبلک پر ایک بڑا اثر ڈالا پہر کلکتہ جا کر آپنے ایسا پر اثر لیکچر دیا کہ بنگالیون نے اقرار کیا کہ ہم پر اسلام کی خوبیون کی حقیقت آج کھلی ہے۔ اور درخواست دی ہے۔ کہ خواجہ صاحب ایک اور لیکچر دین پہر والی ملک دکن نظام حیدرآباد کو بذریعہ کتاب صحیفہ آصفیہ ایک نہائت ہی دلکش پیرایہ مین تبلیغ کا حق ادا کیا۔ اس کے علاوہ فیروزپور وغیرہ مقامات مین لیکچر دئے یہ سب کچھ گذشتہ بارہ چودہ ماہ مین جس مستعدی کے ساتھ انہون نے کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے پیر و مرشد روحانی باپ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے ایک خلف الرشید فرزند ہین۔ اللّٰھم زد فزد۔

جلسہ فیروزپور مین دو دن ٹون ہال کے باہر کے وسیع میدان مین ہوا جہان دور تک جھنڈیان نصب کی گئی تہین اور جلسہ کی رونق غیر معمولی رنگ مین تہی۔ دونون روز ساڑھے سات بجے شروع ہو کر اڑھائی گھنٹے تک ہوتا رہا۔ مسلمان۔ ہندو۔ سکھ پارسی ہر قوم کے معزز طبقے کے لوگ اور عوام سب بڑے شوق سے جلسہ مین تشریف فرما ہوئے تہے۔ معزز افسران سرکاری۔ افسر مال۔ افسر خزانہ۔ سب جج و کلا و دیگر ملازمت پیشہ سب کثرت سے موجود تہے اور نہائت دلچسپی کے ساتھ اخیر تک اس لیکچر کو سنتے رہے بلکہ لیکچر کے ختم ہونے پر بھی کسی کا جی نہ چاہتا تہا کہ لیکچر ختم ہو جاوے بلکہ سامعین کی بھی خواہش تہی کہ لیکچر جاری رہے۔ تقریر سیرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر تہی۔ اسلام اور شارع اسلام علیہ السلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیان غیر مسلم لوگون کے دلون سے دور کی گئین اور عام مسلمانون کے دلون سے احمدیت کے متعلق جو غلط فہمیان ہین وہ بہت کچھ دور ہو گئین باوجودیکہ ہر دو لیکچرون مین جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح اور تعریف کے سوائے اور کچھ نہ تہا پہر بھی پیرایہ ایسا دلکش تہا کہ اہل ہنود کے معزز اور تعلیم یافتہ طبقے نے بھی اس کو پسندیدگی سے سُنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور اخلاق کے ماتحت جب طریق عمل بیان کیا گیا تو ہندو کیا عام مسلمان بھی جو عموماً اپنے نبی کے حالات سے بے خبر ہوتے ہین حیران تہے کہ ان کا پیشوا ایسا اعلے درجہ کا الوالعزم انسان گذرا ہے۔ آنحضرت کے جنگون کی جو فلسفی خواجہ صاحب موصوف نے بیان کی۔ وہ اس مضمون پر بالکل ایک نئی روشنی ڈالتی تہی اور اس نے سامعین کو حیرت مین ڈال رکھا تہا ایسا ہی عفت کے ماتحت آنحضرت کا نو بیویون سے نکاح کرنا ایسے طرز پر بیان کیا گیا تہا کہ کوئی اعتراض باقی نہ رہا۔ سامعین حضرت لیکچرار کے واسطے درازی عمر کی دُعا کرتے تھے[1] یہ سب کچھ تہا۔ مگر سب سے زیادہ خوش کن لیکچر کا خاتمہ ہوا جسکی تفصیل اس طرح سے ہے کہ ان ہر دو جلسون کے پریذیڈنٹ جناب منشی فرزند علی صاحب نے لیکچرون کے ختم ہونے پر اپنی پریذیڈنشل تقریر مین اس امر کا اعلان کر دیا کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود و مہدی معہود جان کر جماعت احمدیہ مین داخل ہوتا ہون۔ منشی صاحب موصوف فیروزپور مین مسلمانون کے ایک بڑے رکن ہین وہان کی انجمن اسلامیہ کے سکرٹری ہین اور ہر ایک قومی کام مین سب سے بڑھ کر جوش اور سرگرمی کے ساتھ خدمت کرنے مین مشہور ہین۔ منشی صاحب موصوف نے اپنی تقریر مین حضرت اقدس مرزا صاحب کی صداقت کے بیان کے ذیل مین یہ بہی ذکر کیا کہ مین نے ایک دفعہ شیخ نجم الدین صاحب افسر مال فیروزپور سے دریافت کیا کہ مرزا صاحب کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے تو شیخ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے خاندانی پرانے تعلقات مرزا صاحب سے ہین اور ہمین ان کے حالات سے بخوبی آگاہی ہے اگرچہ مرزا صاحب کا دعوے میری سمجھ مین نہین آیا۔ تاہم مین جانتا ہون کہ وہ راستباز ہین اور کبھی جھوٹ بولنے والے یا افترا کرنے والے ہرگز نہین ہین۔ اس شہادت نے میرے دل پر بہت اثر کیا کیونکہ یہ ایک غیر احمدی کی طرف سے ہے شیخ صاحب موصوف اس جلسہ مین اس تقریر کو سُن رہے تہے اور بعد اختتام جلسہ انہون نے اقرار کیا کہ جو کچھ منشی فرزند علی صاحب نے میرے متعلق کیا ہے یہ بالکل درست ہے بے شک میری یہی رائے اور علم ہے۔

[1] ہم اپنے رپورٹر اور حضرت خواجہ صاحب کی خدمت مین باادب درخواست کرتے ہین کہ جس مضمون کی ایسی اعلے تعریف کی گئی ہے اس کا کچھ بہی درج اخبار ہونے کے واسطے ارسال فرما دین۔ کیونکہ لیکچر کی یہ تعریف سُن کر خواہ مخواہ ناظرین بدر کے دل مین شوق پیدا ہوگا۔ کہ اسے سُنین۔
ایڈیٹر۔

Digitized by Khilafat Library

مناجات

من تصنیف حضرت میر ناصر نواب صاحب

میر صاحب قبلہ بوجہ پیرانہ سالی شعر و شاعری کا توغل چھوڑ چکے ہین۔ لیکن دردمند دل۔ پر جوش روح۔ شاعرانہ دماغ کبھی نہ کبھی اپنا جلوہ دکھاہی دیتا ہے ہمارے بزرگ کا کلام اس سے بالاتر ہے کہ ہم اس کی داد دین۔ زبان کے واسطے دہلوی ہونا کافی شہادت ہے آپ ہمیشہ ایسی زمین مین کہتے ہین۔ جسمین نباہ نہ ہو سکے۔ بدر کی طرف سے توجہ کا شکریہ۔ (اکمل)

مین نہین مانگتا کہ تو زر دے — فضل اپنا تو اے خدا کر دے
جس سے باطل خیال ہوں سب دور — اس قدر اپنا مجھ کو تو ڈر دے
وہ دل دے جس مین ہو تری اُلفت — سرکشی سے بری ہو وہ سر دے
تجھ تک جن سے اُڑ کے مین پہنچون — اس قدر تیز تر مجھے پر دے
خلق پر مجھ کو اے مرے مولا — رحم و شفقت مثال مادر دے
مین فرشتہ بنون محال ہے یہ — مجکو انسانیت کے جوہر دے
میرے ناصر تو میری نصرت کر — نیک تو مجھ کو یار و یاور دے
تو بھی غالب کرے نہ جس سے کبھی — عیش و عشرت کا مجھ کو وہ گھر دے
دشمنون کو کرے ہلاک و تباہ — ایسا اک تیر مجھ کو خنجر دے
ایسے خنجر مین یہ بہی ہو تاثیر — دل کے زخمون کو مندمل کر دے
ماہ مین تری جو ہیں سر بسجود — خاک پا اُن کی مجکو تو کر دے

ناصر بے نوا ہے تیرا فقیر
جھولی اس کی تو فضل سے بھر دے

کلام امیر المومنین

دو سوالوں کے جواب

سوال ۱ ۔ لفظ سیئۃ عربی میں کس قسم کی بدی پر بولا جاتا ہے اور جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا سے کیا اس قسم کی بدی کر لینے کی اجازت ثابت ہے جس قسم کی بدی کوئی پہلے ہم سے کرے۔

سوال ۲ ۔ آیت لا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا الخ سے کیا یہ بھی ثابت ہو سکتا ہے کہ تمام نماز کو بآواز بلند نہ پڑھو اور نہ ہی تمام کو بالکل خاموشی کی حالت میں پڑھو بلکہ کچھ نماز کا جہری اور کچھ آہستہ جیسے کہ تعامل اسلام سے ثابت ہے۔

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ ۱ تمام وہ چیزیں جو انسان کو غمگین کر دیں سیئہ ہیں۔ امور دنیویہ ہوں تو نفسانیہ خیالات ہوں تو۔ خارجیہ امور ہوں تو ۔ مثلاً مال ضائع ہو یا جاہ و جلال جاتا رہے کوئی یار و مددگار نہ رہے۔

۲ ہر ایک آفت اور قبیح امر سیئہ ہے پھر قباحت عقلیہ ہو یا شرعیہ یا جسکو انسانی بناوٹ بوجھل سمجھے اور اسے طبیعیہ کہتے ہیں ۔ غموم کے آثار ۔ شرم گاہ ۔ گند ۔ مکروہ افعال ۔ ناپسند اقوال ۔ شکست پانا ۔ جنگ ۔ ہلاکت ۔ فساد ۔ ضرر ۔ آگ ۔ خطا اور ضعف بصر کو سوء کہتے ہیں۔

سیئہ کی جزا کو سیئہ اس لئے کہتے ہیں کہ اگر وہ جزا اعمال نہ ہوتی تو سیئہ تھی ۔ سیئہ کی جزا ۔۔۔ کبھی حکام و سلاطین دے سکتے ہیں ۔ مثلاً چور ۔ زانی ۔ ڈاکو وغیرہ کی سزائیں ہر ایک کو اجازت نہیں ۔ بعض سزائیں تاجر دے سکتے ہیں مثلاً لین دین میں جو شرارت کرے اس کو آئندہ دیتے نہیں یا اس سے لیتے نہیں۔

مودب اساتذہ لڑکوں کو تنبیہ کرتے ہیں بعض سیئات کی سزا اللہ تعالیٰ دیتا ہے مخلوق کا کام نہیں کہ جزا دے ۔ غرض یہ باب بہت بڑا وسیع ہے ہر ایک کو بدی کی جزا دینا شرعاً جائز نہیں ۔ لا تجہر بصلاتک کے معنے آپ نے جو کئے ہیں وہ بجائے خود صحیح ہیں اور بالکل صحیح ہیں مگر نماز تہجد کے ساتھ علماء نے چسپاں کئے ہیں ۔ اور تفاسیر میں لکھا ہے۔

والسلام ۔ نور الدین ۲۶ ۔ جون ۱۹۰۹ء

المفتی

کنچنی کی بنوائی ہوئی مسجد

۱۸۹ ایک شخص نے دریافت کیا کہ کنچنی کی بنوائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے یا کہ نہیں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جو جگہ نماز پڑھنے کے واسطے الگ کی گئی ہے یا بنائی گئی ہے اس میں نماز پڑھنا جائز ہے کوئی ممانعت نہیں باقی رہا یہ امر کہ بانیہ مسجد کو اس کے اس فعل کا ثواب ملیگا یا نہیں اس امر کو خدا تعالیٰ پر چھوڑنا چاہیئے ۔ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ اس امر پر رائے زنی کریں۔

قبر پر پھول چڑھانا

۱۹۰ ایک شخص نے دریافت کیا کیا میت کی روح کو خوش کرنے کی نیت سے قبر پر پھول چڑہانا جائز ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ اس سے میت کے روح کو کوئی خوشی نہیں ہو سکتی اور یہ ناجائز ہے اس کا کوئی اثر قرآن و احادیث سے ثابت نہیں اس کے بدعت و لغو ہونے میں کوئی شک نہیں۔

مُردہ مچھلی

۱۹۱ ایک شخص نے علاقہ ڈیرہ غازی خان سے دریافت کیا کہ سیلاب کے اتر جانے کے بعد تھوڑے پانی یا خشکی پر جو مچھلی مری ہوئی پائی جائے اور سڑ گئی ہو یعنے متعفن نہ ہوئی ہو وہ حلال ہے یا نہیں فرمایا کہ اس کا کھانا حلال ہے۔

چند سوالوں کے جواب از حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱۹۲) ہم لوگ تو ایسے آدمی کا جنازہ نہیں پڑھا کرتے ۔ جو مخالفت میں جوش دکھاتا ہو۔

(۱۹۳) ۔ شرم گاہ کو ہاتھ چھو جائے تو اس کے باعث وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں ۔ احادیث میں اختلاف ہے اور مختلف علماء نے دونوں میں سے ایک کو ترجیح دی ہے ہم لوگ وضو کو احتیاط اور عدم وضو کو رخصت یقین کرتے ہیں۔

(۱۹۴) سفر کی حد سات آٹھ کوس ہو۔

(۱۹۵) جو غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اسکو ہم لوگ امام نہیں بنایا کرتے۔

فہرست اسماء مطلوب ہے

بخدمت جملہ احباب احمدی گذارش ہے کہ اپنی اپنی بستی کے جملہ احباب احمدی کے نام کی ایک فہرست حسب نقشہ ذیل مرتب فرما کر اسی مہینہ کے اندر اندر عاجز کے پاس روانہ فرما دیں تاکہ ایک کتاب جو ہر ایک بھائی کے لئے بطور رہنما ہو اور ہر ایک بھائی جو کسی بستی میں مقیم ہو بہ آسانی اپنے بھائی سے ملاقات کر سکے اور اس سے یہ بھی فائدہ ہو ۔ کہ ہر ایک کو معلوم رہیگا کہ فلاں فلاں بستی میں ہمارے اس قدر بھائی ہیں۔

رقیمہ عبد المجید خان احمدی اہلمد اسٹامپ کلکٹری ڈیرہ دون

فہرست اسماء گرامی احباب احمدی

نمبر شمار	اسماء گرامی	سکونت معہ محلہ و ڈاکخانہ و ضلع	پیشہ و مقام پیشہ معہ پتہ	کیفیت

Digitized by Khilafat Library

مہاجرین کا ایثار

جو احباب حضرت نبی اللہ مسیح موعود کے مقام نزول میں زندگی بسر کرنے کیواسطے اپنے وطن اور پرانی رہائش اور کاروبار کو چھوڑ کر اور اپنی دنیوی وجاہتوں اور ترقیوں کے خیالات پر لات مار کر دار الامان کے ہو چکے ہیں ان میں سے بعض تو ایسے ہیں جو اپنے واسطے کوئی گذارہ کی صورت بظاہر رکھتے ہی نہیں اور بعض وہ ہیں ۔ جو بہت قلیل تنخواہوں پر صابر و شاکر پڑے ہیں اور بعض وہ ہیں ۔ جو کچھ تجارت یا حرفت کے ذریعے سے اپنا گذارہ کرتے ہیں ۔ یہ مہاجرین باوجود اس تھوڑی آمد کے جو ان کو ہے ۔ دین کے راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرنے میں برابر حصہ لیتے ہیں ہر ایک دینی چندے میں شامل ہوتے ہیں ۔ اگلے دن کا ذکر ہے کہ ایک جگہ اس قسم کا تذکرہ تھا کہ یہاں کے دوست بعض خاص دینی خدمات میں شامل ہوا کریں اور اس پر کئی تجویزیں سنائی گئیں جن کو سن کر ایک معزز دوست نے چپکے سے مجھے ایک خط لکھا ہے ان کی اجازت نہیں کہ میں ان کا نام ظاہر کروں لیکن ان کے خط کا کچھ اقتباس اسواسطے درج ذیل کرتا ہوں کہ ناظرین کو معلوم ہو کہ یہاں کے رہنے والے بھی صرف یہی نہیں کہ انہوں نے ہجرت اختیار کی بلکہ اپنی مقدرت کے مطابق مالی خدمات میں بھی حصہ لیتے رہتے ہیں گو کسی کو معلوم نہ ہو کیونکہ بعض صدقات انسان مخفی رنگ میں ہی کرنا پسند کرتا ہے وہ اقتباس یہ ہے ۔ "میں اپنا حال اور عندیہ ظاہر کرتا ہوں جسکو میں ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا بدگمانی دور کرنے کے لئے عرض کرتا ہوں ۔ میں اپنی آمد میں سے حسب ذیل چندہ ادا کرتا ہوں لنگر و مدرسہ ۶ پائی روپیہ تنخواہ میں سے ۔ ۶ چندہ شفاخانہ کا اس کے علاوہ گھر میں فی روپیہ ایک پیسہ کے حساب سے جس غریب و مسکین موقعہ پر دیا جاتا ہے ۔ مساکین جن کو دیا جاتا ہے وہ یہ ہیں ......

؎ حاشیہ ۔ درمیان میں نمبر نہیں دیئے گئے تھے اب ان سب کو ملا کر نمبر پورا کیا گیا۔

اُپنشد اور خداشناسی

"اس قابل قدر مضمون مین ہمارے فاضل دوست نے محققانہ نگاہ سے ویدون کی اصلیت کا حال دکھایا ہے۔ اور اُپنشدون کے نمونے پیش کئے ہین جو امید ہے کہ ناظرین کیواسطے موجب دلچسپی اور آریون کیواسطے باعث ہدایت ہوگا" (ایڈیٹر)

اُپنشد اُن کتابون کا نام ہے جو آریون کے نزدیک ویدون کے مرتبہ یا ان کے بعد دوم نمبر پر متبرک واجب العمل اور الہامی کتابین ہین۔ چنانچہ پنڈت دیانند صاحب نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مین جسطرح ویدون کے حوالے دئے ہین اوسی طرح اُپنشدون کے حوالے پیش کئے ہین۔ جینیون کے متعلق ستیارتھ پرکاش مین دیانند جی لکھتے ہین کہ "ان کا یہ بھی قاعدہ ہے کہ ان کی جو کتاب دوسرے مذہب والے کے ہاتھ مین ہو یا دوسرے نے شائع کی ہو اسے ان مین سے بعض لوگ غیر مستند کہتے ہین یہ بات اون کی غلط ہے کیونکہ جس کو بعض مانین اور بعض نہ مانین وہ اس مذہب سے باہر نہین ہو سکتی ہان جسے کوئی بھی نہ مانے اور نہ کبھی کسی جینی نے مانا ہو تب تو ناقابل تسلیم ہو لیکن ایسی کوئی بھی کتاب نہین جس کو کوئی بھی جینی نہ مانتا ہو۔۔۔ الخ" چونکہ آریہ سماج کو دعوی ہے کہ وہ ایک عالمگیر مذہب ہے تیرہون کے باپ دادا یعنی ہندوستان والے سب آریہ مت کے پیرو تھے اس لئے ہندوؤن کی تمام کتابین جو سینکڑون برسون سے معزز و مکرم مانی جاتی ہین اور اون پر اس ملک والون کا عملدرآمد رہا ہے آریون کو ان کا جواب دہ بنایا جا سکتا ہے۔ کم سے کم مہابھارت اور رامائن کے تمام قصے تو ضرور ہی پیش کئے جا سکتے ہین کیونکہ اگر ان دونون مشہور و معروف کتابون کو بھی رد کر دیا جائیگا۔ تو پھر مذہبی افسانون اور تاریخی واقعات سے آریون کو قطعی لاعلمی ظاہر کرنی پڑے گی۔ لیکن چونکہ مین نے بارہا مذہبی جلسون مین اپنے آریہ دوستون کو مہابھارت اور رامائن کو بھی مستند کتابین ماننے مین کچھ کچیاتے۔۔۔۔ اور ریچ پیچ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ لہذا مین اس وقت ان کتابون کا ذکر کرتا ہون جن کا نام سنکر آریون کی گردنین جھک جاتی ہین اور سر تسلیم خم ہو جاتا ہے۔ جبکہ خود بانی مذہب اپنی کتاب مین اُپنشدون کے حوالے دیتا ہے اور ان کی مدح ستائش مین بڑی عالی حوصلگی سے رطب اللسان ہے تو چیلے چانٹون کی کیا مجال ہے جو دم مار سکین اگر کوئی چون و چرا کرے بھی تو سوامی جی کے مقرر کردہ مذکورہ بالا قاعدے کے موافق مذہب آریہ ہرگز اپنے آپ کو زد سے نہین بچا سکتا۔ اُپنشد درحقیقت ویدون کے خلاصون کا نام ہے۔ جو اسی ابتدائی زمانہ مین تیار ہو گئے تھے بلکہ بعض روایتون سے تو پایۂ ثبوت کو پہونچا ہے کہ اُپنشد ویدون سے قدیم ہین اور ویدون کی عمر اُپنشدون سے کم ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اصل الہامی کتاب اُپنشد ہی ہون گے اور وید ان کی تفسیرون کا نام ہے بعض شخصون نے اس کے خلاف اُپنشدون کو ویدون کی تفسیر کہا ہے یہ حیرت انگیز بات ہے کہ آج تک متن اور تفسیر مین اس بات کا پتہ نہین چلتا کہ متن کونسی کتاب ہے اور تفسیر کونسی۔ تفسیر ہو تو ایسی ہو اور متن ہو تو ایسا!! اور مذہبی علماء ہون تو ایسے ہون۔ رشوتیا شوتر اُپنشد مین لکھا ہے کہ وید کے وہ حصے جن مین اسرار الہی مرکوز ہین اُپنشد ہین" اُسی اُپنشد مین دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ پرماتما علم تصوف اور معرفت کی بنیاد اور اُپنشد کی اصل ہو یعنی اُپنشد مین اس کا ذکر اور حقائق مذکور ہین" پس معلوم ہوا کہ اُپنشد ویدون کے اس حصے کا نام ہے جو خداشناسی سے متعلق ہے اس مضمون کا ہیڈنگ بھی اسی کی طرف رہبری کرتا ہے اب مین اس بات پر غور کرنا چاہتا ہون کہ اُپنشد خدا کے متعلق کیا کہتے ہین ظاہر ہے کہ جو کچھ اُپنشد کہتے ہین وہی آریہ مذہب کے اعتقاد کے موافق زیادہ قابل قبول اور اون پر حجت ہو۔ اُپنشدون کے مطالعہ سے مین ناظرین کی توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہتا ہون کہ پیشدادیون اور مہ آبادیون کے زمانہ مین ہندوستان اور ایران مین ایک ہی قانون ایک ہی مذہب رائج تھا اور یہی وہ تھا جب کہ ایرانی نبی مہ آباد کے پیرو اپنے ایرانی مذہب کو لئے ہوئے ہندمین جوق درجوق آ آکر آباد ہوئے۔ کیانیون کے عہد مین ہندوستان کی کالونی (نوآبادی) گورنر سیستان کے ماتحت تھی اور یہان کا صوبہ دار با اختیار یا نیم خودمختار حاکم تھا۔ کیانیون کے آخری دور مین مہ آباد کے مذہب کی تجدید کے لئے زردشت پیدا ہوا اس وقت تک بھی ہندوستان کو ایران کے ساتھ نیازمندانہ تعلق تھا جبکہ ایران مین بھی مہ آباد کا مذہب یہان تک بگڑ چکا تھا کہ ایک مجدد یا پیغمبر کی ضرورت ہوئی تو ہندوستان جو مذہبی مرکز سے دور تھا یہان اور بھی زیادہ مفاسد کا ہجوم ہوا اسفندیار نے زردشت کے مذہب کی ہندوستان مین خوب اشاعت کی اور نوبت یہان تک پہونچی کہ ہندوستان کا لاٹ پادری یا شمس العلماء یا قاضی القضات مسمی بیاس جی زردشت کی زیارت کے لئے ہندوستان سے روانہ ہو کر زردشت کی خدمت مین بلخ پہونچا وہان جاتے ہی زردشت کا مرید ہوا اور بہت دنون رہ کر مذہبی تعلیم پاکر ہندوستان واپس آیا یہان آکر ان تعلیمات کو جو زردشت سے حاصل کی تھین ہندوستان کے حالات اور مراسم اور خیالات کو ملحوظ رکھکر قلمبند کیا اور اس تصنیف کا نام بید یا وید مشہور ہوا اسی وجہ بید کا مصنف بیاس جی اب تک بید بیاس کے نام سے مشہور ہے وہان زردشت اوستاد یہان بید بیاس اس کا شاگرد۔ پھر وہان زردشت کی اصل کتاب ژند یہان زردشت کے خیالات کا خاکہ بیاس کے قلم سے بید۔ وہان شہنشاہ گشتاسپ حامی اور مروج دین یہان بیاس اور چند معمولی زمیندار۔ پھر کیانیون کے ضعف نے ہندوستان کو ایک علیحدہ خودمختار سلطنت بن جانے کا موقعہ دیا یہ سب باتین مل ملاکر ایران اور ہندوستان کی شریعت اور قانون مین اختلاف کا باعث ہوئین لیکن چونکہ اصل ایک ہی تھا اس لئے مہ آباد اور زردشت کو مذہب کی آتش پرستی اور ستارہ پرستی کا خمیر ہندوستان کی شریعت مین بھی بدستور قائم رہا۔ ایرانیون نے اس ذات باریتعالی کی صفت بہ ہمہ یعنے سب پر محیط یا سب پر غالب یا علی کل شئ قدیر بیان کی ہوگی۔ ہندوستان مین آکر جسطرح پدر کا پتا اور مادر کا ماتا اور پسر کا پُتر بن گیا اور ایسے ہی ہزارہا الفاظ کو لب و لہجہ مین کچھ نہ کچھ فرق آگیا اسی طرح برہمہ کا برہما بنالیا گیا چونکہ بیاس جی کے مصنف ویدون مین ہی بعد کے پنڈتون نے خوب تحریف و تبدیل کی۔ جس کے خود دیانند سرسوتی بھی قائل ہین اس لئے بیاس کے زمانہ کے عقائد بھی اپنی اصلی حالت پر باقی نہ رہ سکے۔ اب اس تمہید کے بعد اُپنشدون پر ایک سرسری نگاہ ڈالنی چاہیئے۔

ایش اُپنشد مین ہے کہ "اے اگنی ہم کو گیان اور آنند کے حصول کے لئے راہ راست پر چلا اور سب علوم حاصل کرا اور ہم سے خوفناک بدکاریون کو دور رکھ تاکہ آپ کو بہت بہت نمسکار کرین"

تولکار اُپنشد مین لکھا ہے "سب دیوتون سے برہمہ اونچ اور غالب ہے اور اس کے ہی عطا کئے ہوئے غلبہ سے دیوتاون مین روشنی اور غلبہ ظاہر ہوا اس غلبہ اور فیروزی کے حصول پر ہرایک دیو یہی دعوی کرنے لگا کہ یہ بزرگی اور عظمت ہمارے ہی حصہ مین ہے" اب گویا شرک کی ابتدائی ہے۔ آگے اسی اُپنشد مین مذکور ہے۔ کہ "اُن دیوتون نے اگنی کو کہا کہ اے

جات بید اگنی! تجھ کو معلوم ہے کہ یہ قابل پرستش منور جسم کون ہے؟ اگنی اس منور جسم برہما کے سامنے ہوا اس دیوتا اگنی سے برہما دیو یعنے پرماتما نے کہا کہ تو کون ہے اگنی نے کہا کہ مین اگنی ہون مین وہ ہون جس سے سب عظمت پیدا ہوئی۔ منور جسم برہما نے کہا کہ تجھ اگنی مین کیسا مرتبہ یا طاقت ہے، اگنی نے کہا کہ تمام روئے زمین پر جو بستو ہے۔ مین ان سب کو ایک لمحہ مین جلا دون برہما نے یہ سنکر اگنی کے سامنے ایک گھاس کا تنکا رکھدیا اور کہا اگر تجھ مین کچھ طاقت ہے، تو اس کو جلا۔ اگنی یہ سنکر گھاس کے پاس گیا مگر اس تنکے کو جلا نہ سکا وہان سے ہٹ کر بایو یعنی ہوا وغیرہ سے کہنے لگا کہ مین نہین جانتا یہ برہما کون ہے۔ اب بایو سے دیوتاؤن نے کہا اے بایو یہ کون ہے تو جا تا، تب بایو برہما کے سامنے آیا۔ برہما نے کہا کہ تو کون ہے۔ تب بایو نے کہا کہ مین خلا مین رہنے والا بایو ہون۔ بایو سے برہما نے کہا تجھ مین کیا پراکرم شکتی ہے بایو نے کہا مجھ مین اس قسم کی طاقت ہے کہ مین اس سے سارے جہان کو ایک دم مین اڑا اے جاؤن ......“ مذکورہ بالا بیان سے صاف ظاہر ہے کہ برہما اور پرماتما ایک چیز ہے زردشت کے مذہب مین۔ چونکہ آگ کو مظہر خالق سمجھا گیا ہے اُسی کیمطابق یہان بھی اگنی کو اول نمبر کا دیو قرار دیا گیا ہے۔ برہما اور اگنی وغیرہ دیوؤن مین جو کچھ باتین ہوئین وہ اگر استعارہ کے رنگ مین مانی جاوین تب بھی قابل مضحکہ مین لیکن اس بات کے ماننے مین کوئی شک و شبہ باقی نہین رہتا۔ کہ اگنی سے مراد اگنی ہی ہے نہ کوئی انسان۔ اب حیرت کا مقام یہ ہے کہ پنڈت دیانندجی نے اگنی۔ بایو وغیرہ دیوؤن کو انسان کس طرح ٹھہرایا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اگنی اور بایو نے برہما سے جو گفتگو کی ہے وہ انسان ہی کر سکتا ہے اور اسی لئے اگنی اور بایو آدمیون ہی کے نام سمجھے گئے تو اس سے تو اور بھی پنڈت جی کی بے وقوفی کا اظہار ہوتا ہے مدرسہ کی لوئر پرائمری جماعتون کے بچے تو ہوّا اور سورج کی کہانی پڑھکر دھوکہ نہ کہائین۔ اور پنڈت جی اگنی بایو کی باتون سے دھوکہ مین آجاوین۔ پھر یہ کہ ایک انسان یہ کہان کہہ سکتا ہے کہ مین چیزون کو اسے وجہ ... سکتا ہون یا یہ کہ ساری دنیا کو اڑا سکتا ہون۔

کٹھ اُنپشد مین لکھا ہے کہ ”برہما انتریامی پُرش سے کامنا کے پورے کرنے کے واسطے سب چیزون کو پیدا کرتا ہے اور تمام عالم کا حال جانتا ہے اس برہما مین تمام لوگ ٹرے ہوئے ہین اس کے نیم کو کوئی توڑ نہین سکتا۔ جیسے اگنی ہر ایک پدارتھ مین موجود ہے۔ ویسے ہی پرماتما سب چیزون مین پایا جاتا ہے۔“ اسی انپشد مین آگے لکھا ہے کہ ”برہما آنکھ سے معلوم نہین ہو سکتا ہان وہ دھیان سے محسوس ہو سکتا ہے۔“

کٹھ اُنپشد کے مذکورہ بالا بیان سے اور پہلی عبارتون سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ برہما سے مراد خدا تعالیٰ ہے لیکن اب ذرا منڈک اُنپشد کا بیان ملاحظہ فرمایئے اوسمین لکھا ہے کہ ”ابتدائے آفرینش مین آفریدگار عالم نے برہما کو پیدا کیا۔ برہما جی برہم گیان یعنے علم معرفت کے مخزن تھے۔ علم معرفت تمام علوم مین برتر ہے برہما جی نے یہ ودیا اپنے بڑے بیٹے اتھروا کو سکھائی۔“ کٹھ اُنپشد مین برہما جی کی وہ شان تھی یہان منڈک اُنپشد مین کچھ اور ہی چولا بدلے ہوئے بیٹھے ہین۔ عقل حیران ہے کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ پھر لطف یہ کہ اُنپشدون کی بزرگی و عظمت اور صحت و تقدس مین شبہ کرنا گناہ!

اسی منڈک اُنپشد مین آگے مرقوم ہے کہ ”پرماتما (برہما) کی آگیا سے اربعہ عناصر اور انفاس قلوب اور حواس عشرہ ظاہر ہوتے ہین۔ اس سنسار مین پرماتما (برہما) بیاپک ہے اس کا جسم اگنی اور دو آنکھین سورج اور چاند اور اطراف کان ہین۔ وید کلام ہے ہوا بیان ہے اور تمام مخلوقات دل اور زمین پاؤن ہین۔“ یہ تصویر جو پیش کی گئی ہے اپنے تناسب اعضا اور خوبصورتی مین خود ہی اپنی نظیر ہے اور یہ برہما جی کی ایک اور ہی نئی حالت ہے۔ پھر اسی اُنپشد کے چوتھے کھنڈ مین ہے کہ ”گیان ہون پر سب طرف برہما ہی برہما نظر آتا ہے کیونکہ عارف اس کے سوا کسی اور طرف دھیان نہین کرتا۔“

مانڈوکی اُنپشد مین لکھا ہے کہ ”وہ پرماتما حالت فنائے مخلوق مین عالم خواب کی صورت مین ہو اور اس وقت اس کی حکمت بالغہ مخفی ہے وہ تمام جہان مین محیط ہے اور انیس عناصر اس مین مجتمع و مندمج ہین وہ خالص دانش ہے اور بذاتہٖ منور ہے۔“

پرماتما صاحب کے عالم خواب مین ہونے کی بھی ایک ہی کہی! تو لکار اُنپشد مین تو برہما ہی کو پرماتما کہا گیا ہے غالباً یہان بھی پرماتما سے وہی برہما صاحب مراد ہین کسی کو یہ شبہ نہ گزرے کہ اُنپشد مین انیس عناصر کا ذکر ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ آجکل جو ترسیٹھ ۶۳ یا کچھ زیادہ عناصر تحقیق ہوئے ہین اوس زمانہ مین انہین ۶۳ مین سے ۱۹ عناصر ہندوالون نے تحقیق کرلئے تھے۔ یہ بات نہین بلکہ یہ ۱۹ عناصر نہایت عجیب و غریب ہین اور ایسے انمل بے جوڑ ہین کہ سننے والے کے سر مین درد ہونے لگتا ہے۔ سنئے ہندؤن کے مسکہ یعنی اُنپشدون کے ۱۹ عناصر یہ ہین۔ آگ[۱]۔ ہوا[۲]۔ پانی[۳]۔ مٹی[۴]۔ قوت حافظہ[۵]۔ قوت مدرکہ[۶]۔ خیال[۷] مشورہ[۸]۔ حس مشترک[۹]۔ قوت لامسہ[۱۰]۔ قوت شامہ[۱۱]۔ قوت ذائقہ[۱۲] قوت باصرہ[۱۳]۔ قوت سامعہ[۱۴]۔ قوت تخیلہ[۱۵]۔ عقل[۱۶]۔ دل[۱۷] خودی[۱۸]۔ آسمان[۱۹]۔ مین اہل عقل سے معافی کا خواستگار ہون کہ مین نے آریہ صاحبان کی مذہبی کتابون کے مندرجہ ۱۹ عناصر کے نام بتا کر اون کے دماغ کو ناحق پریشان کیا ان انیس عناصر کی تفصیل مجھ کو منشی گردہاری لال صاحب مترجم اپنشد وغیرہ کی تحریر کے موافق معلوم ہوئی ہے۔

شوتیا اونپشد مین مرقوم ہے کہ ”یہ محسوس دنیا ابتدا مین نہ تھی بعد مین بصورت اجسام ظاہر ہوئی۔ پرماتما نے عالم جسمانی کے شہود مین لانے سے پہلے اپنی ذات کو ہویدا کیا اسی واسطے پرماتما کو سوکرت یعنی اپنا آپ بنانیوالا کہتے ہین۔“

اتیریتھ اُنپشد مین لکھا ہے ”اول پرماتما ہی تھا اور کچھ نہ تھا۔ پرماتما نے خواہش کی کہ ساکن و متحرک مخلوقات کو پیدا کرون۔“ یہ اُنپشد تو کہتا ہے کہ اول پرماتما کے سوا اور کچھ بھی نہ تھا اور ساکن و متحرک ہر قسم کی مخلوق پرماتما نے پیدا کی۔ لیکن دیانند سرسوتی فرماتے ہین کہ روح اور مادہ دو رقیبون نے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی پرماتما کو خالی نہین چھوڑا اور پرماتما روح و مادہ یعنے کسی متحرک اور غیر متحرک مخلوق کا خالق نہین ہے۔ البتہ یہ امر اب بھی مشتبہ ہے کہ پرماتما سے مراد کیا ہے مین تو سخت حیران ہون کسی تعریف کی تعیین نہ ہونے کے باعث مجال دم زدن نہین ہے۔

شوتیہ اُنپشد کے پہلے ادھیا مین لکھا ہے کہ ”پرماتما ہمارے جیو آتما مین اس طرح مخفی اور پوشیدہ ہے جس طرح تلون مین تیل اور دہی مین گھی وغیرہ۔“

اسی اُونپشد کے چھٹے ادھیا مین مرقوم ہے ”جب انسان وغیرہ مخلوق پریشان اور متفرق ہو جائیگی اور چارون طرف خلا ہی خلا ہو گا۔ یعنے قیامت عظمیٰ ہوگی تب پرماتما کے دُکھ کا انت ہوگا۔ رنج و الم سب جاتا رہیگا آجکل جبکہ قیامت ابھی نہین ہوئی۔ بیچارا پرماتما بڑی

تکلیف اور دکھ مین ہوگا (بقول شوتیہ اُپنشد) اور اسکی حالت بہت ہی قابل رحم ہے - سبحان اللہ ! ناظرین غور فرمائین - کہ اُنپشدون مین ہی خداشناسی کا سب سے زیادہ ذکر آریون کے عقائد کے موافق ہوسکتا ہے کیونکہ اُنپشد نام ہی اُن کتابون کا ہے - جنہین بعض خداشناسی کے متعلق مضامین ویدون کے جمع کردئے گئے ہین - مین نے ہر چند کوشش اور بہت کچھہ آنکھون کا تیل نکال کر دماغ سوزی کی - لیکن افسوس ! اُنپشدون کے بار بار کے مطالعہ سے مین کوئی بھی جامع و مانع تعریف اخذ نہ کرسکا کہین برہما صاحب کو خدا بنایا گیا ہے کہین ایک عاجز بندہ ظاہر کیا گیا ہے کہین پرماتما صاحب ہین لیکن پھر پرماتما صاحب ہی کا نام برہما بتایا گیا ہے - غرض جو کچھہ ہے - پیشکش ناظرین ہے - ملاحظہ فرماوین اور ویدون یا اُنپشدون کے مصنفون یا دیانند جی کو اشیرباد دین - مین اپنی پریشان گوئی کے لئے خواستگار معافی ہون

والسلام - اکبر شاہ خان نجیب آبادی

بدرِ خواتین

بیٹیون کے ساتھہ عام برتاؤ

قدرت نے فرقہ اناث کمزور ماتحت محکوم غلام بنایا بچپن سے لیکر بڑھاپے تک ان کی عمر خدمتگذاری کرتے ہی گذر جاتی ہے پہلے وہ پندرہ سولہ برس والدین کی گھر کی خدمت کرتی ہین ان زادبوم کے مکانون سامانون کے ساتھہ انہین کمال دلبستگی ہوتی ہے وہ ان چیزون کا اپنے آپ کو مالک سمجھتی ہین کیا مجال کہ کوئی اُف بھی کر سکے ہائے ناگاہ ان پر ایسا وقت آتا ہے کہ پیارے والدین ان کو اپنے ہاتھون ان گھرون بلکہ شہرون سے بے دخل کر کے حوالے کر دیتے ہین وہ حسرت بھری نگاہ سے اس جائے سکونت کے در و دیوار کو دیکھتی ہے جس کے نیچے اس نے اپنی عمر کا بے لوث قیمتی حصہ گذار تہا - (والدین کیا کرین وہ بھی حکم شریعت سے مجبور ہین لڑکیون کیواسطے اعلی درجہ کی خیر خواہی اسی مین ہے جو ایسا نہین کرتا وہ اولاد کا دشمن ہے ایڈیٹر) اور ان سب چیزون کی مالک بنی رہی تہین - اُف ! وہ کیسا ہی سخت اور کٹھن وقت ہوتا ہے بلکہ نمونہ موت ہوتا ہے - جب لڑکی زبان حال سے کہہ کے رخصت ہو جاتی ہے ؎ ہوئے جب باغ سے رخصت کہا رورو کے قسمت نکھا تہا یون کہ فصل گل مین چھوڑین آشیان اپنا

پھر جب وہ واپس میکے آتی ہے تو ہر ایک چیز کو ڈر ڈر کر ہاتھہ لگاتی ہے کہ مبادا اہاوج برہم نہ ہو جاوے - والدہ کے ماتھے پر بل نہ آوے ہائے زمانہ کیا فسون کار فریبی دغاباز ہے (زمانے کو برا کہنا حدیث مین منع آیا ہے اصل الفاظ نامہ نگار اس واسطے رہنے دئے گئے کہ خواتین کو آگاہی ہو کہ اس قسم کے الفاظ کا استعمال مناسب نہین ایڈیٹر) وہ ماں باپون کے دلون کو ایسا سخت کر دیتا ہے کہ وہ اپنی نانپر وردہ دُور افتادہ بچیون کو بالکل فراموش کر جاتے ہین بلکہ ان کو خط لکھنے کی ہی فرصت نہین ملتی بلکہ اب تک بعض ہندو راجون مین رواج ہے کہ بیٹی کو شادی ہونے کے بعد ماتھے نہین لگاتے - مگر مین قربان جاؤن اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جس کے طفیل ہمین یہ نعمت عظمی (یعنی قرآن مجید) نصیب ہوئی جس نے دختر کشی کا قلع قمع کر دیا اور فرمایا - ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ - ترجمہ تحقیق اللہ تعالی حکم دیتا ہے ساتھ عدل اور انصاف اور دینے قرابت والون کے - ان پھر وہ بانی اسلام اپنی بیٹیون کے ساتھہ حسن سلوک کر کے دنیا پر ایک نظیر قائم کر گئے بلکہ شفقت علی خلق اللّٰہ کو ایمان کا دوسرا جزو قرار دے گئے کہ گویا ان دونون وصفون کے بغیر انسان مومن نہین کہلا سکتا - پہر ان تمام برکتون - رحمتون - حکمتون کے منبع نے شفقت علی خلق اللّٰہ کا بیج ان وحشی عربون کے دلون مین بویا جو جیتے جاگتے لخت جگرون کو زمین مین گاڑنے سے دریغ نہ کرتے تھے پھر اس ننھے پودے کے پھلنے پہولنے کا طریقہ بھی بتلا گئے - مثلاً نماز جماعت جمعہ عیدین کا پہلو بہ پہلو کھڑے ہوکر پڑھنا بچہ کی پیدائش کے بعد عقیقہ کا کیا جانا شادی کے بعد ولیمہ کرنا ماتم زدون کو تین دن تک ان کے رشتہ دارون کی طرف سے کھانا دینا یہ سنت نبوی اس امر کا بین ثبوت دیتی ہین کہ ضرور مسلمانونکو بہنون بھائیون ہم مذہبون کے ان کامون مین جو کہ خلاف شرع نہین شامل ہونا چاہئے مگر بعض لوگون مین جو کہ اپنے تئین مومن کہلاتے ہین ایسی ہوا چل پڑی ہے کہ سکے رشتے دارون کی شادی غمی مین شریک ہونے کو ممنوع بلکہ حرام بنا رکھا ہے اس پہ طرہ یہ کہ اسی امر کو وسیلہ نجات سمجھہ رکھا ہے کسی بلند خیال شاعر نے کہا ہے - ؎

درد دل کیواسطے پیدا کیا انسان کو

ورنہ طاعت کے لئے کچھہ کم نہ تھے کروبیان

ہان ! اس خیر البشر نے فرمایا ہے کہ جو شخص ثواب کا امیدوار ہوکر اپنی اولاد اور رشتہ دارون پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے -

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تمام صحابیون کی غمی شادی مین شریک ہوتے اور حضرت خیر النساء فاطمۃ الزہرا کے گھر جب سفر سے واپس آتے ضرور ہی تشریف لیجاتے خدا کرے میرے احمدی بھائی اس خشک ہوا سے محفوظ رہین اور ساری قوم یک جان ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ ایسی ہی محبت کرنی سیکھین - جیسی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابیون مین تہی اور اپنی بیٹیون کے ساتھہ وہی سلوک کرین جو کہ رسول خدا کیا کرتے تہو احمدی بھائیون کو چاہیئے کہ وہ سیرۃ الرسول کا نمونہ بنین اور ان غریب بچیون کے ساتہہ جن کو یک لخت بے دخل کرتے ہین شفقت عنایت محبت سے پیش آوین ان کے دلون کو آزردہ نہ ہونے دین - لڑکی کا دل اس ہیبتناک انقلاب کی وجہ سے سخت نازک ہو جاتا ہے - ذرہ سی ٹھیس لگنے پر اس کی حالت ناگفتہ بہ ہو جاتی - پیارے والدینو آپ بہی ہندوؤن کی طرح لڑکیون کو میکے لانے سے عار نہ سمجھو - اور یہ بہی یاد رکھو کہ ان تمہاری جائدادون مین بیٹیان بہی بیٹون کی طرح حصہ دار اور حقدار ہین ہمارے خلیفۃ المسیح کو اپنی بڑی بیٹی سے کمال محبت ہے اور ان کو اپنی آمدنی کا ایک حصہ دیتے رہتے ہین - اپنے نواسے نواسیان قادیان مین اپنے پاس ہی رکھے ہوئے ہین خدا کرے احمدی بہائی خلیفۃ المسیح کی تقلید کرین اور اس کمزور فرقہ کی حالت سدھر جاوے - آمین - والسلام

راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم آلہی - بھیرہ

خطوط امام بنام غلام

ایک جزو کا خوبصورت رسالہ جو بہائی چاہئین

اپنا نام و پتہ لکھہ کر

اپنے لئے یا اپنی جماعت کے لئے جسقدر چاہئین -

بلا قیمت منگوا لیوین

حکیم محمد حسین قریشی - موجد مفرح عنبری جویلی کابلی مل - لاہور

ضرورت ملازم

ہمارے ایک دوست کو ایک ملازم ناخواندہ کی ضرورت ہے جو کاروبار خانگی معمولی مین امداد دے سکے - خط و کتابت معرفت محمد صادق ایڈیٹر بدر ہو -

ماسٹر عبدالرحمان صاحب ۔ سانگلہ سے تحریر فرماتے ہین

یہ عاجز لاہور سے چنیوٹ وارد ہوا ۔ جہان اس اشتہار کو دیکھ کر کہ ایک سکھ نو مسلم کا لیکچر ہو گا ۔ بکثرت ہندو مسلمان غیر احمدی جلسہ پر آئے اور نائب تحصیلدار اور پولیس انسپکٹر وغیر معزز روٗسا بھی تشریف فرما ہوئے اور وہابی سُنّی علے العموم سب آئے ۔ مین نے سکھ مذہب اور پھر آریہ مذہب کے متعلق بیان کر کے یہ کہا کہ عام مذاہب مین سے مجھے اسلام پسند آیا لیکن اسلام مین آکر ۷۲ فرق مختلفہ مین سے ایک کا انتخاب کرنا ٹہرا پھر ضرورت اور حالت زمانہ پر ریمارک کرتے ہوئے مسیح موعود کی آمد اور بعثت کی علامات اور ان کے معجزات اور کرامات اور ان کے عظیم الشان کام کو پیش کیا ۔ جس سے لیکچر چیرپ ہوگیا .... اسی طرح لائل پور مین جلسہ ہوا اور اشتہار مطبوعہ جو پہلے سے مین چھپوا کر لے گیا تھا بہت کام آیا ۔ آپ دعا فرمادین ۔ بدر مین تحریک کردین کہ خدا اس کام مین آپ نیک تاثیر ڈالے ۔ آپ کا عبدالرحمان (ماسٹر)

کاشغر ۔ سے افسوسناک خبر آئی ۔ کہ وہان ہندو مسلمان آبادی کے درمیان بہت دشمنی و ناچاقی ہو گی ۔ یہ جھگڑا کسی مسجد کے سوال پر تھا ۔ یہان تک نوبت آئی کہ دونون کے تعلقات ٹوٹ گئے ۔ لیکن یہ خرابی دو ماہ سے زیادہ دیر پا نہ تھی چینی حکام نے اس ناچاقی سے فائدہ اٹھا کر دونون فرقون کی آبادی کا گلا ریتنا شروع کیا ۔ یہان کے ہندو اکثر ساہوکار پوری ہین اور تجارت کا سامان اکثر ولایتی مال سے ہے ۔

شعاع آفتاب سے چلنے والے انجن ۔ ہم کسی گذشتہ اشاعت مین بیان کر چکے ہین کہ امریکہ مین ایک شخص نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے ۔ جس سے آفتاب کی شعاعون کی حرارت جمع کر کے آبکشی کے پمپ چلائے جاتے ہین اب فلاڈلفیا کے ایک دوا فروش پروفیسر شرمان نے اس ایجاد مین یہان تک ترقی کی ہے کہ وہ طبقہ خط استوا کو تمام دنیا کے لئے حرارت کا گودام یا ذخیرہ بنانے کو تیار ہین ۔ آفتاب کی شعاعون کی گرمی کو انہون نے اس طرح قابو کیا ہے اور ان سے حرارت کے تمام کام لینے کی اس قدر امید ہے کہ اب انجنون یا دوسرے کامون کے لئے کوئلون یا لکڑی کے ایندھن کی ضرورت نہ رہے گی ۔ ۱۰۸۰ مربع فٹ کا ایک شیشہ کا صندوق ہے جسمین یہ حرارت جمع کی جاتی ہے ۔ مصر ۔ عریزونا اور جزیرہ ہوائی کو یہ صندوق بھیجے گئے ہین اور امید کی جاتی ہے کہ عنقریب تمام دنیا کو ایسے صندوق بھیجے جاسکین گے ۔

عجیب الخلقت ۔ سید محمد ایوب شاہ صاحب لکھتے ہین کہ ریلوے سٹیشن پکا انا واقعہ لائن لائل پور کے پاس ایک شخص رحیمان ولد گہنا جنگلی آباد کار کی گھوڑی نے بچھیری دی ہے اس بچھیری کے پیدا ہوتے ہی اس کے تھنون سے دودھ جاری ہو گیا اب وہ پندرہ دن کی ہے اور دودھ دئے جاتی ہے ۔ مالک حیران ہے اور اس بچھیری کو منحوس خیال کر کے تلف کر دینا چاہتا ہے ۔ مگر مین نے اسے منع کر دیا ہے کہ اس بچھیری کے متعلق ایڈیٹر اور ناظرین اخبار سے دریافت کر کے فیصلہ کیا جاوے ۔ بہتر سید صاحب کو لکھدیا ہے کہ خدا کی کوئی مخلوق منحوس نہین بچھیری کا تلف کرنا داخل حماقت ہو گا ۔

عجیب توہم ۔ حکیم محمد جعفر صاحب ٹونک سے لکھتے ہین کہ سُنا جاتا ہے کہ ملک گجرات کے کسی جنگل مین دو چار آدمی اپنے ڈھور ڈنگر چرا رہے تھے ۔ کہ یکایک ایک عورت جوگیا لباس مین ظاہر ہوئی اور دور کھڑی ہو کہ چرواہون سے کہنے لگی ۔ کہ یہ چھوڑا ہو ہیٹر گاو رہ“ یہ گیت گر جہ چرواہے دیوالی کی صبح کو گاتے ہین ۔ چرواہون نے جواب دیا ۔ جا رانڈ بے موسم گیت کس طرح گائین ۔ عورت بولی کہ اس گستاخی کی سزا مین مین تمہین پتھر کا کر دیتی ہون ۔ چنانچہ وہ پتھر کے ہوگئے ۔ آس پاس کے آنندون روندون نے قریب جوار کے دیہات مین یہ خبر پہونچائی ۔ چند ہوشیار آدمی دوڑے آئے دیکھا کہ چرواہے کس بیچ بیچ سیاہ پتھر کے ہوگئے ہین اور عورت پاس کھڑی ہے ان لوگون نے ہاتھ جوڑ کر خطا معاف کرانی چاہی تو عورت نے کہا کہ تم اپنے اپنے قصبون اور دیہات مین از سر نو دیوالی مناؤ ۔ گنگو تمہ ۔ رت جگے کرو اور گنو ماتا کی پوجا کرو ۔ اور ہیٹر گاو ۔ [illegible] اب ان دیہات کے لوگ اس عورت کے حکم کی تعمیل مین سرگرم ہین ۔

دو ٹانگ والا کتّا ۔ دارالسلطنت جرمنی کے ایک محلہ مین ایک دو ٹانگا کا لانبیر کتّا ہے ۔ جس کے گرد دیکھنے والے تماشائیون کا ہجوم لگا رہتا ہے اس کتے مالک ایک عورت فارہ برٹا اف لنگر نامی ہے کسی بیرحم آوارہ گرد نے اس کتے کی پچھلی دونون ٹانگین زخمی کر کے بیکار کر دی تھین مالک نے جراح سے دونون ٹانگین کٹوا دین اور جب زخم مندمل ہو گئے تو مالک نے بہت سے دوستون سے صلاح پوچھی کہ اس کتے کو مصنوعی ٹانگین لگائی جائین آخر ش ایک زین ساز موچی نے کٹی ہوئی ٹانگون کی بجائے چمڑے کے دو پہیے لگا دئے جن کے ذریعہ سے کتا ادہر ادہر چلتا پھرتا ہے اور اپنی تلف شدہ ٹانگون کی بجائے پہیون پر قناعت آمیز خوشی ظاہر کرتا ہے ۔

نیویارک کے عجائبات ۔ ایک فرانسیسی اخبار نے اضلاع متحدہ کی نسبت لکھا ہے کہ نیویارک مین ہر روز فی سکنڈ چار آدمی داخل ہوتے ہین ۔ ہر ۴۲ سکنڈ مین ایک تارک وطن داخل ہوتا ہے ہر ۲۵ سکنڈ پر کوئی ٹرین پہونچتی ہے ۔ ہر تیسرے منٹ مین ایک آدمی گرفتار ہو جاتا ہے ۔ ہر چھ منٹ مین ایک بچہ پیدا ہوتا ہے ہر سات منٹ مین کوئی مر جاتا ہے ہر تیسرے منٹ کے بعد ایک شادی ہوتی ہے ۔ ہر آٹھوین گھنٹہ کسی عورت کو طلاق مل جاتی ہے ۔ ہر ۴۵ منٹ پر آگ لگتی رہتی ہے ۔ یا کوئی اخبار روانہ ہوتا ہے یا کسی عمارت کی بنیاد رکھی جاتی ہے ہر دو گھنٹہ کے بعد کوئی مہلک حادثہ ہوتا ہے ہر دس گھنٹہ کے بعد خودکشی کی واردات ہوتی ہے ۔ (زمیندار)

شملہ کی برقی روشنی ستلج سے نکالین گے ۔ حضور لاٹ صاحب پنجاب ۱۴ ار کو اس مقام کا معائینہ کرین گے ۔

گوالیار مین قریب تین درجن اشخاص الزام سڈیشن مین ماخوذ تھے ان مین دو معاف کئے گئے ۔ چار ملزم بری کئے گئے چار کو سات سات سال کی قید کی سزا ملی ایک کو چھ ماہ اور ایک کو تین سال قید سخت ۔ دس کو دو دو سال ۔ گیارہ کو ایک ایک سال اور چھ ملزمون کو تین تین ماہ قید کی سزا ملی ہے ۔

پچھلے ہفتے ہند مین اموات طاعون ۷۰۵ تھین ۔ صوبجات متحدہ مین ۱۲۴ اور پنجاب صرف دو ۔

سوداگران سکھر نے حکام ریلوے سے فریاد کی کہ مال کے پارسل چرائے جاتے ہین اور خاک پتھر پہونچاتے ہین

سید علی امام و مسٹر عبدالعزیز ۱۴ ۔ اگست کو روانہ لندن ہو گئے [illegible]

جزیرہ کریٹ کی نسبت سلطنت عثمانیہ مین کمال پُر جوش ہنسی طاری ہے ۔ یونان سے دشمنی چک گئی ۔

باب عالی نے چار روز انتظار کرنا مناسب سمجھا اس کے بعد یونان کو الٹی میٹم روانہ کرین گے

گورمنٹ عثمانیہ کا مطالبہ یہ ہو گا کہ تمام یونانی فوجی افسران جزیرہ کریٹ سے ہٹائے جاوین ۔

یونانی گورمنٹ نے ظاہر کیا ہے کہ وہ افسران یونانی فوج سے نہین ہین بلکہ بالکل بے تعلق ہین ۔

لندن مین سرکاری اعلان کیا گیا ہے کہ لارڈ کچنر صاحب ہند واپس آتے پر فیلڈ مارشل کا درجہ پائین گے ۔ علاوہ عہدہ ہائے کمشنر کے لارڈ کچنر صاحب حفاظت سلطنت کی کمیٹی مین بھی داخل کئے جاوین گے ۔

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب - قیمت ۲ر

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۲ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیتہ استخلاف کی عجیب تفسیر کیگئی ہو - قیمت ۶ر

البرہان الصریح - پنجابی نظم دلچسپ - قیمت ار

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی - قیمت ۴ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ - قیمت ۲ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین - قیمت ۲ر

شری نہہ کلنک اوتار - حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار ہیں اسکا ثبوت - قیمت ۸ر

کرشن لیلا - لیکھرام کی ہلاکت - قیمت ۸ر

سیر پرند - تمام شکار کر پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر قیمت ۴ر بجائے ۸ر کے۔

الاستخلاف - شیعوں کا رد قرآنی آیات کے ایک نئی طرز میں - قیمت ۳ر

معیار حق سچے مذہب کے شناخت کے بار میں - قیمت ار

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۲ر رویائے صالحہ ۲ر السر المکتوم ۵ر

طریقہ احمدیہ - پنجابی نظم جسمین مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت بالدلائل اور نماز روزے وغیرہ کے مسائل مختصر جامع طرز مین قلمبند مین - قیمت ار

[illegible]

مصدقہ و مجربہ حضرت خلیفۃ المسیح

مفرح یاقوتی

طاقت دینے والی دواؤن مین مشہور دوا ہین

یاقوت - مرجان - مروارید - کہربا - کستوری - جدوار - فولاد - زعفران - رگہاری اور سونا ملاکر یہ مفرح بنی ہو دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی ہو جسم کا دوران کی مصفی دماغ نخاع اعصاب اور قلب کو طاقت بخشنے کی یہ مفرح خاص دعوی رکھتی ہے جن لوگون کو بہت سخت دماغی محنت کرنی پڑتی ہو ان کی صحت کو قائم رکھتی اور طاقت کو بڑہاتی ہے فی زمانہ بے اعتدالیون کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہین انکی اصلاح کے لئے یہ مفرح بے نظیر طور پر موثر اور بارہا آزمودہ ہے - دماغی اور اعصابی طاقتون کے پرورش کرنے مین اپنی آپ نظیر ہو قیمت فی ڈبیہ (۵ تولہ وزن) چار روپے۔

المشتہر - حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ نولکھا لاہور

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہین بدن کی تمام توتون کیواسطے یہ دوا ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہین جس کا اجزا ارخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابون مین مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہین - محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کردیتے ہین - مقوی جمیع اعضا - نافع صرع - مشہی طعام - قاطع بلغم ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول - سیلان منی - یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم مین یہان تک لکہا ہو کہ یہ ایک تریاق ہو اگر پوری لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبہی بوڑہا نہ ہو خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہو مگر اسمین شک نہین کہ بہت مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کیوقت استعمال کرے - قیمت فی تولہ دو روپیہ ۲ر

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر

تقویم عمری یعنی سنہ ۱۸۸۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک

ایک سو پچیس برس کی جنتری

جسمین سنہ ۱۷۸۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء اور سنہ ۱۱۹۷ ہجری سے سنہ ۱۳۲۵ ہجری اور سنہ ۱۱۹۰ فصلی سے سنہ ۱۳۱۵ فصلی اور سنہ ۱۸۳۹ بکرمی سو سنہ ۱۹۶۳ بکرمی سنون کی تاریخین ایک دوسرے کے مقابلہ پر ایسے اعلی طرز سے دی ہین کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اس کے مطابق دوسرے سنون کی تاریخین بہت آسانی سے معلوم ہوسکتی ہین یہ عجیب و غریب جنتری ایک ضخیم کتاب بن گئی ہے اور اس کو معزز حکام اور قانون پیشہ اصحاب نے بہت ضروری سمجہا اور پسند فرمایا ہے قیمت فی جلد ۳ر محصولڈاک بذمہ خریدار - ملنے کا پتہ - کارخانہ مین درخواست کرنے پر ملسکتی ہے۔

المشتہر

نذیر احمد و برادران - معراج منزل نولکھا لاہور

براہین احمدیہ کا اشتہار صفحہ اول پر ملاحظہ ہو

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتون مین سے آنکہین بڑی نعمت چیز ہین اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہین کہ عام طور پر لوگ آنکہون کی بیماریون مین مبتلا ہین - نوجوانون کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہین اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے - مین نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصدیق فرمائی ہے - حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بہی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بہی آپ کی تصدیق سب بے نظیر ہے - اور علاوہ برین حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے - ممیرا حاصل کرنے کے بعد مین نے حضرت مولویصاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہین اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہون - چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہین اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔

قیمت سرمہ قسم اول ۲ر - قسم دوم ۱ر - قسم سوم ۸ر

قیمت ممیرا قسم اول عـہ جس کو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہین - قسم دوم - ۲ر - اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کرکے قیمت لے لو۔

علاوہ ازین میرے پاس ہر قسم کی لنگی زری - ریشمی پشاوری - سوتی - زردی - سیاہ - بادامی - مشہدی - آفری و سفید بنگ ٹسری جس کو لوگ ریشمی کہتے ہین وغیرہ ۱ر سے لیکر ۵۰ روپے تک موجود ہین اور نیز کلاہ ہر قسم زری و سادہ اور ٹوپی رومی موجود ہے جو چیز پسند نہ ہو - معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے - خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار۔

المشتہر

احمد نور کابلی - مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرماتے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ششم

Digitized by Khilafat Library

سورۃ مائدہ

۲۴۔ جون ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ۔ اصل مقصد ساری تعلیم کا تقویٰ ہے تقوےٰ کا ابتدا یہ ہے کہ ایمان بالغیب خدا پر ہو۔ دعا میں لگا رہے کچھ ہاتھ سے دے پھر اس سے بڑھ کر کسی نبی پر بدگمان نہ ہو۔ الٰہی کتابوں پر ایمان رکھے قرآن مجید کو اللہ کی طرف سے جانے۔

دوسرا مرتبہ وہ ہے۔ جو رکوع سورہ بقرہ لیس البر میں اللہ پر ملائکہ پر۔ کتب پر۔ انبیاء پر ایمان ہو۔ ذوی القربیٰ۔ یتامیٰ۔ مساکین وغیرہ کو دے۔ صبر و استقلال سے بسر کرے۔

تیسرا مرتبہ۔ آخری یہ ہے کہ قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا اور قل اللہ ثم ذرہم اللہ ہی اللہ رہ جائے۔ یاد رکھو معاشرت کے اصولوں میں سے اعلیٰ اصول یہ ہے کہ حکموں کا پابند ہو یہ بدمعاش لوگوں کا اصول ہے کہ دنیا کھائے مکر سے۔ ایسے لوگ کبھی سکھ نہیں پاتے۔

وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ وسیلہ کے دو معنے ہیں۔ ایک تو حاجۃ۔ پس مطلب ہوا کہ اپنی حاجتیں جناب الٰہی میں لے جاؤ دیکھو سورۃ بنی اسرائیل اولٰئک الذین یدعون۔ یبتغون الیٰ ربہم الوسیلۃ۔ یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں وہ تو خود اپنی حاجتیں رب کے حضور مانگتے ہیں۔ ابن عباس کا ایک شعر۔

کل الرجال لہم الیک وسیلۃ۔

دوسرے معنے ہیں ذریعہ کے۔ اور ذرائع چار قسم کے ہیں۔

ایک ذریعہ جسے اختیار کیا جائے تو اختیار کرنے والے کو باایمان کہتے ہیں

ایک ذریعہ جسے اختیار کیا جائے تو اختیار کرنے والے کو عقلمند کہتے ہیں

ایک ذریعہ جسے اختیار کیا جائے تو اختیار کرنیوالے کو بے ایمان کہتے ہیں

ایک ذریعہ جسے اختیار کیا جائے تو اختیار کرنیوالے کو بیعقل کہتے ہیں

مثلاً اللہ کے حکموں کو ماننا۔ نیک بننا۔ ہدایت کی بات مان لینا یہ تمام مذہبوں کا متفق علیہ مسئلہ ہے پس اس ذریعہ پر عمل کرنے والا۔ باایمان ہے

دوم۔ مثلاً پار جانا ہے دریا میں موجوں پر موجیں آرہی ہیں اب وہاں کشتی کا سامان کرنے والا عقلمند کہلاتا ہے۔

سوم۔ مثلاً بت پرست بت کے آگے ناچتا ہے۔ عمدہ کھانے پکا کے اس کے سامنے رکھتا ہے قبر کو سجدہ کرتا ہے اللہ کے نام کے سوا کسی کا روزہ طواف قربانی کرتا ہے۔ اس وسیلہ کو اختیار کرنے والا بے ایمان ہے۔

چہارم۔ مثلاً ایک ایسا آدمی ہے جو ان وسائل کو جو قدرت نے کسی مطلب کے حصول کے لئے بنائے ہیں ان پر جبوتا قیاس کرتا ہے مثلاً باریک سوئی ململ کو سی سکتی ہے تو وہ سمجھے۔ کہ ہل کا پھلا بطریق اولیٰ اسے جلد سی سکتا ہو یا جیسے بیوقوف لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب معمولی آدمی اس دنیا میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ تو نبی ولی جسم سے الگ ہو کر بعد وفات بطریق اولیٰ ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ کوئی شخص جہاز میں لوہا سمجھ کر۔ پھر بہت سا لوہا لے کر اس پر جا بیٹھے اور سمجھے کہ میں پار اتر جاؤں گا۔ یہ بے عقل ہے۔

پس الوسیلہ فرمایا یعنے ذریعہ ہو مگر اس ذریعہ کو دیکھ لو وہ ایمانی کا تو نہیں۔ عقل و تجربہ و ایمان کے موافق ہے یا نہیں مکلف انسان عقل و تجربہ و ایمان سے تقوے کے سامان کرے مگر وہ عقل و تجربہ و شریعت کے خلاف نہ ہوں۔ پھر یہ کہ مجاہدہ فی سبیل اللہ کرے جب ان تین قاعدوں پر چلیگا تو مظفر و منصور ہوگا۔ بعض لوگ حقیقی ذرائع سے کام نہیں لیتے اور چاہتے ہیں کہ گھر بیٹھے ہم کو عمدہ لباس عمدہ مکان راحت و آرام کی چیز مل جائے۔ ایسے لوگ آخر مثلاً چوری کا پیشہ وغیرہ ناجائز اختیار کر لیتے ہیں۔ فرمایا۔

السارق والسارقۃ۔ مرد ہو یا عورت ایسے پیشہ ور کے ہاتھ کاٹ ڈالو واللہ علیٰ کل شیٔ قدیر۔ رزق کے لئے ایسی بری راہ اختیار کرنا نہایت قبیح ہو وہ تو جائز طریقے سے رزق دینے پر قادر ہے۔

لا یحزنک الذین یسارعون۔ بعض وقت کفر کرنے والے کو آرام میں دیکھ کر ضعیف مومن کا دل گھبرا اٹھتا ہے کہ یہ بے ایمان ہو کر کیسے آرام اور عزت میں ہو یہ ہوکہ ہوتا ہے ورنہ ہم کئی ایسے لوگوں کو بظاہر ہم نے دیکھا ہے کہ اتنا بڑا مکان ہے اور اس میں ایک ہی بڑی ردی ہے مگر ساتھ مرگی کا عارضہ ہے جو کثرت زنا کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح ایک آدمی کو دیکھا ہر وقت وہاں راگ و رنگ رہتا آہستہ آہستہ موقعہ آیا کہ اس نے آتشک سے اپنا بالکل تباہ ہونا مانا اور یہ صرف غم میں دل بہلانے کے لئے تھا۔

سمّٰعون لقوم میں سماعون کے معنے۔

۲۶۔ جون ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱۰ و رکوع ۱۱)

ان اوتیتم ھذا فخذوہ۔ یعنے اگر یہ بات ان میں پائی گئی تو بیچ ورنہ نہیں لوگ گھر ہی سے باتیں بنا کر لے آتے ہیں ایک دفعہ حضرت صاحب کے پاس ایسے آدمی آئے جو گھر سے یہ مشورہ کر آئے کہ فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ پوچھتے ہیں۔ اگر انہوں

نے کہا جائز نہین تو سچے ورنہ جھوٹے۔ ایسی خود ساختہ باتون مین بہت دہوکہ لگتا ہے

من یرد اللہ فتنتہٗ۔ جو لوگ اپنی شرارتون سے اس حد تک پہونچ گئے۔ خدا ان

کے فتنہ کا ارادہ رکہتا ہے۔

لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم۔ فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبہم سے اس کی تشریح

ہوتی ہے یعنے خدا ان کے دلون کو پاک کرنے کا ارادہ نہین رکہتا۔ جو خود ٹیڑہا پن کر

اس حالت کو پہونچ گئے کہ پھر سیدہے نہین ہونا چاہتے۔

رکوع نمبر ۱۱

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو بہت آسان رکہا ہے۔ دین کا مدار تعظیم لامر اللہ شفقت

علیٰ خلق اللہ پر ہے۔ دیکھئے ایک طرف نماز کیسی اعلیٰ عبادت ہے کہ تمام مذاہب کی

عبادتون کی جامع ہے دوسری طرف زکوٰۃ۔ قرآن مجید مین دونون کی تاکید ہے اس

کے علاوہ اور جو عیوب لوگون مین ہون ان کی اصلاح فرماتا ہے جون جون زمانہ پیچھے

جاتا ہے۔ نبوت کے ثبوت بڑہتے جاتے ہین۔ آدم کے وقت مین اگر کوئی مسئلہ

الہام و نبوت پر اڑ بیٹھتا تو جواب دینا مشکل تہا۔ لیکن ہمارے زمانے مین کوئی مشکل

نہین۔ انبیاء اولیاء ملہمین گذر چکے ہین۔ امم کا مشترکہ تعامل موجود ہے پھر سب سے زیادہ

سہولت یہ ہے کہ تمام دنیا کے مذاہب کے دلائل حالات۔ اخلاق۔ کارنامے ہم کو میسر آ

سکتے ہین۔ ترند وسا ملتے نہ تھے اب چند پیسون پر ملتے ہین وید ون کے لئے

ایک زمانہ تو وہ تہا کہ احمد بیرونی ایک شخص انجمن تحقیق مذاہب کا ممبر ۴۰ سال ہند مین رہ کر

ہندوؤن کے حالات کے سلسلہ مین لکھتا ہے کہ ان کی ایک اور کتاب ہے۔ جس کو یہ لوگ زبانی

بعض مقامات سے پڑہتے ہین اور مین نے اسے دیکھا نہین۔ دیکھئے یا تو وہ زمانہ کہ

۴۰ سال ایک شخص محض اسی تحقیق کے لئے رہتا ہے اور سنسکرت کی تحصیل مین

ایسی سرگرمی دکہلاتا ہے کہ وہ اس کی مادری زبان کی طرح ہو گئی مگر وید دیکھنے نصیب

نہین یا اب یہ زمانہ کہ چارون وید ۱۰ روپیہ کو ملتے ہین یہی حال بائیبل کا ہے

کہ ایک روپیہ تک مل سکتی ہے۔

پس تحقیق کے لئے بہت آسانیان ہین اللہ تعالیٰ تورات والون کو متنبہ کرتا ہے

کہ تم تورات ہی کو غور سے پڑہو۔ ہم نے اس مین

ھدیً ہدایت نازل کی۔ یعنے اس عہد نامہ کے رسول کی طرف رہنمائی کی۔

چنانچہ بتا دیا کہ موسےٰ کا مثیل آئے گا اور وہ بت پرستی کا دشمن ہوگا اس کا خلاف

کروگے تو تم سے حساب لیا جاوے گا۔

فلا تخشوا الناس۔ پس تم لوگون سے نہ ڈرو بلکہ میرا ڈر رکھو اور دنیا کی

آیات اللہ کے سامنے مطلق پروا نہ کرو کے ما انزل اللہ کو حاکم بناؤ صاف معلوم

ہوگا کہ محمد رسول اللہ ہین مگر تم نبی پر ایمان لانا تو کجا اس کی ایذا رسانی اور قتل

کی فکر مین ہو حالانکہ تورات ہی مین درج ہے کہ نفس کے بدلے نفس مارا جائیگا

بلکہ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ ان آیات مین بتایا ہے کہ تم تورات کے اور احکام بھی

چھوڑ چکے ہو۔ نبی کی مخالفت مین تو یہ بتاتے ہین کہ ہمین اپنا دین بڑا عزیز ہے

ہم اپنے دین پر قائم ہین مگر واقعات اس کے خلاف ہین۔

۲۷ - جون سنہ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱۱ و رکوع ۱۲)

بالحق۔ سراپا حق۔ بعض کتابین بالکل باطل ہوتی ہین بعض مین حق و باطل ملا جلا

بعضون مین حق زیادہ ہوتا ہے اور باطل کم مگر یہ قرآن سراپا حق ہے

مھیمنا۔ جامع۔ محافظ۔

شرعۃً ومنہاجاً۔ شرعہ کہتے ہین پانی کے گہاٹ کو اور منہج خشکی کا راستہ

کہتے ہین۔ انسان کو دو ضرورتین ہین ایک ضرورت تو اللہ کی پاک شریعت ہی سے

حل ہوتی ہے اور ایک قسم کی ضرورت کو اللہ نے انسان کے عقل و فہم پر

چھوڑ دیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم زراعت کرو اب کھیتون مین

بیج بونے کے طریق کو شریعت مین داخل نہین کیا ایسا ہی کپڑے پہننے کا

حکم ہے مگر اب ہر ملک کے موسمون کے سبب جیسا کپڑا چاہیئے یہ انسان کے فہم پر

چھوڑ دیا ہے

لجعلکم امۃ واحدۃً۔ یعنے تمہین ایک ہی مذہب پر بنا دیتا۔ مگر یہ جبر

ہو جاتا۔ لیکن ہم نے تمہین ان قویٰ مین جو ہم نے دئے ہین۔

لیبلوکم۔ انعام دینا چاہا ہے پس تم نیکیان بڑہ بڑہ کر کرو اور اجر لو اگر اپنے

اختیار سے تم نیکی نہ کرو بلکہ فطرۃً تو پھر اجر کیسا ہو۔

افحکم الجاھلیۃ یبغون۔ یعنے شتر بے مہار بننا چاہتے ہین۔

اولیاء۔ دل کا متصرف۔

یسارعون فیھم۔ ان مین شامل ہونے کے لئے جلد بازی کرتے ہین۔

۲۸ - جون سنہ ۱۹۰۹ء

یا ایھا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہٖ۔ اس آیۃ مین جو معاملہ ہے وہ

بظاہر تکلیف دہ ہے کسی شخص کا بہائی۔ بیٹا۔ دوست سچے مذہب سے پہر جائے۔ تو

اسے کس قدر رنج پہونچتا ہے پھر صحابہ کرام کو اپنے قلت تعداد کی حالت مین اس

قدر محنتون سے مسلمان بنانے کے بعد پھر بھی کسی کا ارتداد دیکھنا پڑے۔ تو

کیسا کچھ دکھ پہونچنا چاہیئے تہا لیکن خدا تعالیٰ اس معاملہ مین مومنون کے لئے ایک

بشارت دیتا ہے کہ ایک مرتد ہو تو مین تمہین اس کے بدلے مین ایک قوم دونگا

اور وہ قوم بہی ایسی کہ مین ان سے محبت کرونگا اور وہ مجھ سے۔

ایک دفعہ ایک لڑکے نے (جسکی پڑہائی پر مین نے ہزارون روپیہ خرچ کیا تہا)

مجھے خط مین لکھا کہ مین ناپاک مذہب اسلام کو چھوڑتا ہون۔ مجھے بہت دکھ ہوتا

کہ اگر یہ آیت معاً میرے ذہن مین نہ آجاتی۔

اذلۃ۔ دراصل تھوڑون کو کہتے ہین چونکہ تھوڑے عاجز ہوتے ہین اس لئے اس کا مطلب

یہ ہے کہ نرم دل۔

یہ آیت شیعہ کے لئے کاری حربہ ہے عرب مین بھی جب سلسلہ ارتداد شروع ہوا۔ تو

جو قوم ان کے مقابلہ مین اٹھی جسے یحبھم و یحبونہ کا سرٹیفکیٹ مل چکا ہے وہ

بالاتفاق حضرت ابوبکر اور ان کے پیرو تھے وہی کافرون پر غالب آئے۔ وہ فی سبیل اللہ جہاد کرتے رہے اور وہی کسی سے نہین ڈرے۔

یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون۔ کہ وہ زکوٰۃ دیتے ہین اور ہر وقت خدا کی جناب کے فرمانبردار ہین۔ اس آیتہ کو شیعہ نے حضرت علی پر لگایا ہے اور ایک روائت بیان کرتے ہین۔ کہ آپ ہی نے بحالت رکوع ...... زکوٰۃ دی۔ مگر یان کی غلطی ہے۔ ہمارے دوست حکیم فضل دین صاحب نے ایک دفعہ ایک شیعہ کو خوب جواب دیا پہلے اس سے دریافت کیا۔ کیا حضرت ابوبکر حضرت علی کے مدمقابل مین تھے اس نے کہا ہان۔ اوضون نے خلافت غصب کی وغیرہ وغیرہ تب حکیم صاحب نے کہا تم ہوش کرو اسی آئت کے ساتھ لکھا ہے۔ فان حزب اللہ ھم الغالبون۔ پس غالب تو تم خود ابوبکر کو مانتے ہو۔ حزب اللہ سے بہی وہی ہؤا اور یہی نشان ہے ان لوگون کا۔ جو یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون کو مصداق ہین۔

Digitized by Khilafat Library

۲۹- جون ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱۳)

قل ھل انبئکم بشرٍ من ذلک۔ فاما الانسان اذا ما ابتلٰہ ربہ فاکرمہ ونعمہ فیقول ربی اکرمن ۔ واما اذا ما ابتلٰہ فقدر علیہ رزقہ فیقول ربی اھانن ۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلا دو قسم کے ہین ہمارے ملک مین اگر کسی سے پوچھتے ہین کہ کیا حال ہے تو وہ کہتا ہے بڑا فضل ہے جس سے مراد یہ ہے کہ مال۔ مویشی۔ اولاد سب کچھ ہے اسی طرح فضل الٰہی کے چھن جانے سے بہی یہی مقصد ہوتا ہے کہ یہ چیزین ہین نہین۔ اللہ تعالیٰ اسی سورۃ مین فرماتا ہے کہ فضل کا دار و مدار تو یتیم کے ساتھ سلوک کرنے کسی مسکین کو کہانا کہلانے کی ترغیب پر ہے اور یہ کہ مال سے زیادہ محبت نہ ہو۔ اس رکوع مین بعثت کے نشان فرمائے ہین۔

ترجمہ یہ ہے کیا ہم اطلاع دین تمہین اس کی جسکو ایک بُرا نتیجہ ملا ہے۔

جعل منھم القردۃ۔ وہ ذلیل کردئے گئے۔ چنانچہ یہود کی نسبت ارشاد ہو الا بحبل من اللہ و بحبل من الناس اور لا تنصرون۔

والخنازیر۔ مال دنیا کا حریص اور شہوت کا حریص۔

عبد الطاغوت۔ حد سے نکلنے والے کا فرمانبردار۔

سواء السبیل۔ پاک عمدہ۔ قریب راہ۔

والعدوان۔ حد بندیون سے نکلنے والے۔

اکلھم السحت۔ حرام خوری مین بارہا بتا چکا ہون۔ انسان کی نیکی اور تقوٰی کا پتہ مالی معاملات مین لگتا ہے۔

ید اللہ مغلولۃ۔ نادان لوگ جب تنگ ہوتے ہین تو کہہ دیتے ہین۔ خدا کے ہاتھ ہمارے لئے شل ہو گئے ہین۔

من فوقھم۔ میرے نزدیک اس سے مراد مکالمات الٰہیہ ہین۔

۳۰- جون ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۴)

مین کئی دفعہ بتا چکا ہون کہ سورۃ نساء و مائدہ معاشرت و تمدن کے مسائل کے لئے ہے کہ آدمی آرام مین کیوں کر گزارے۔ چنانچہ بیوی۔ بچون۔ یتیمون بیواؤن سے جیسا سلوک کرنا چاہئیے اس کا ذکر ہو چکا۔ اب فرماتا ہے کہ آرام مین اللہ کی کتاب بہی ۔ اور اصلاح بین الناس کی طرف متوجہ ہو۔ لڑائیان اگر فتوحات کے لئے ہون تو آرام ان فتوحات کے انتظام کے لئے۔

بلغ ما انزل الیک۔ یہ آئت بہت قابل غور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین سات بلکہ دس مشکلات مین تھے۔ ایسی حالت مین آپ تبلیغ کرتے رہے۔ (۱) مکہ کے دشمن تو موجود تھے ہی آپ ۲۰۰ میل پر ان چالاکیون سے کیون کر واقف ہو سکتے تھے (۲) یہود ...... بنو قینقاع جو بڑی بے رحم قوم تہی۔ (۳) بنو قریظہ۔ جن کا مکہ کے گھر گھر مین دخل تہا (۴) بنو نظیر جو گنڈے تعویذ وغیرہ بہی دیتے تھے (۵) عیسائیون کا گروہ۔ (۶) اوس و خزرج دو نومین منافق (۷) مشرکان مدینہ (۸) پھر عیسائی جو روما کی سلطنت کو ابہارتے تھے (۹) یہود ایران والون کو ابہارتے تھے ایسی مشکلات کا سامنا تہا۔ (۱۰) مکہ کا دشمن بدستور بلکہ آگے سے زیادہ تیز۔

واللہ یعصمک من الناس۔ اور اللہ تمہین لوگون سے محفوظ رکھے گا۔ جس وقت یہ آئت اتری۔ آپ کے خیمہ کے گرد پہرہ تہا۔ آپ نے فرمایا کہ سب چلے جاؤ۔ اب مجھے تمہاری ضرورت نہین۔ اس آئت پر مجھے ایک مضمون سوجھا کرتا ہے۔ کہ حضرت عمر کیسے بڑے آدمی کیسے بڑے مُدبر تھے اور بارُعب۔

حضرت عثمانؓ ایک چلتا پرزہ قوم بنو اُمیّہ مین سے تھے۔ جنہین بڑے بڑے عقلمند اور تجربہ کار تھے۔

حضرت علیؓ بڑے شجاع بہادر تھے۔ مگر قتل کرنے والون نے حضرت علی کو قتل کر دیا۔ حضرت عثمان کو مارنے والون نے تمام صحابہ کرام کے سامنے مار دیا۔ حضرت عمر کو نماز پڑھتے ہوئے ایک اکیلے شخص نے خنجر لگا دیا۔ حالانکہ وہ زمانہ اسلام کی پوری شوکت کا زمانہ تہا ان لوگون کے پاس حفاظت کے سامان بہی تھے۔ اردگرد سب خیرخواہ تھے مگر پھر بھی قتل کر ہی دئے گئے۔ برخلاف اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی مشکلات مین عرب کا اکثر حصہ اور اپنے پرائے دشمن پھر کس تحدی سے جاہلون کو للکار کر پیشگوئی کی جاتی ہے۔ واللہ یعصمک من الناس اور یہ پیشگوئی پھر پوری نکلتی ہے

لا یھدی القوم الکافرین۔ منکر لوگون کو تیرے قتل کرنے کی کوئی راہ نہ سوجھے گی۔

شیعہ قوم پر مجھے بار بار تعجب آتا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ نبی کریمؐ کو ابوبکر

عمر کا خوف تھا۔ حضرت علی کی خلافت کا اعلان نہ فرماتے تھے اس لیئے "بلغ ما انزل الیک" کا نزول ہوا۔ نادانوں کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ "واللہ یعصمک من الناس" کا وعدہ موجود۔ پھر دو تین آدمیوں کا کیا خوف تھا۔

والذین ھادوا۔ ہر قوم کو آخر اسلام کی طرف جھکنا پڑتا ہے صابی حضرت ابراہیم کو عظیم الشان مانتے ہیں۔ حضرت یحییٰ کو بھی۔ وضو کرتے نماز قبلہ رُخ ادا کرتے ہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے میں تامل ہے۔ فرمایا کہ وہ جو اللہ پر ایمان لاتے اور آخرۃ پہ اور نیک عمل کرتے ہیں ان پر زمانہ آتا ہے۔ کہ

لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون ہونگے خوف و حزن سے محفوظ ہونگے۔ یعنے آخر اسلام غالب آئے گا۔ ...... دیکھو جو بتوں کے حامی تھے۔ جو اپنی اپنی خودساختہ روایات کے پابند تھے ان کو اپنے بتوں کے کارخانے بگڑنے اور اپنے دین کے کمزور ہو جانے کا کس قدر خوف تھا۔ اور پھر جب سب کچھ تباہ ہوگیا تو کیسا حزن لاحق ہوا۔

عرب کے ممالک عیسائیت کا یہودیت کا خاتمہ ہوگیا۔ ایک اسلام ہی وا باقی رہ گئے

تاب اللہ علیہم۔ رجوع رحمت کیا اللہ نے۔ حضرت محمد رسول اللہ سا نبی مبعوث کیا۔

ثم عموا و صموا۔ پھر بھی حق کے بینا رہے نہ حق کے شنوا

قد خلت من قبلہ الرسل۔ مسیح بھی ایک رسول تھا۔ کیا کوئی رسول اس سے پہلے اللہ ابن اللہ۔ دائمی زندگی والا ہوا ہے ہرگز نہیں۔ پس ایسا ہی یہ بھی ہے۔ جیسے پہلے رسول ہو گذرے۔ یہ مسیح بھی مرچکا۔

کانا یاکلان الطعام۔ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ وہ جیتے اور موتتے تھے۔ کیا جیتے اور موتنے والا خدا ہو سکتا ہے۔

مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۵)

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل۔ انہی میں سے وہ تھے جن کا ذکر ہل اتاک نبؤا الخصم میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ وہاں فرماتا ہے۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض۔ کہ اے داؤد ہم نے تجھے خلیفہ بنایا ہے۔

بعض وقت غلطی سے انسان کسی عظیم الشان مقرب عند اللہ کی تحقیر کر بیٹھتا ہے اس وقت وہ خدا کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے اور لعنوا کا فرد جرم لگتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ ذکر مسلمانوں کو سنانے کے لیئے آیا ہے۔ اسلام کو بادشاہت مقصود نہیں۔ شاہی مذہب نہیں

یہ تو ایمان سکھانے کے لیئے آیا ہے اسلام میں کوئی خاص زبان لباس نہیں۔ وہ تو تمام لوگوں کو خدا منوانا چاہتا ہے۔

بما عصوا و کانوا یعتدون۔ آدمی پہلے چھوٹے چھوٹے گناہ کرتا ہے۔ پھر بڑے بڑے گناہوں میں گرفتار ہوتا ہے۔ مثلاً پہلے کسی کو بدنظری سے دیکھ لیا۔ پھر دوسری بار دیکھنے کو دل چاہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا پتہ دریافت کیا۔ آخر زنا میں گرفتار ہو گیا۔ پھر حدود اللہ سے بھی آگے بڑھتا ہے اور ایک چڑسی ہو جاتی ہے۔ اس وقت لعنوا کا زمانہ آتا ہے۔

اتخذوھم اولیاء

اگر کچھ بھی غیرت ہوتی۔ تو اللہ۔ رسول۔ امام کو برا کہنے والوں سے ہرگز پیار نہ ہوتا۔

اشد الناس عداوۃ۔

یہود نے کبھی کسی سچے مسلمان کو پناہ نہیں دی۔

والذین اشرکوا

مشرک کبھی مؤمن کا خیرخواہ نہیں ہوتا۔ آریہ کا بھی یہی حال نظر آتا ہے حضرت صاحب ایک مقدمہ کی مشکلات میں ۲½ سال رہے حالانکہ وہ ایسا مقدمہ تھا۔ کہ چند منٹوں میں عیسائی حاکم نے اس کا فیصلہ کر دیا۔

اقربھم مودۃ

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہ بھی ہجرت کر کے گئے۔ تو ایک عیسائی سلطنت نے پناہ دی اور نیک سلوک کیا۔

قسیسین

قس دراصل قص ہی ہے۔ یعنے وہ لوگ جو بزرگوں کے قصے کہانیاں بیان کرتے رہتے ہیں اور ان کے اثر سے بعض نیک صفات باقی رہتی ہیں۔

رھبانا

تارک الدنیا۔

یہاں پارہ ششم کے نوٹ ختم ہوئے۔

الحمد للہ رب العالمین

Digitized by Khilafat Library